بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

فضل الله يؤتيه من يشاء عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

جلد ۳۳ | یوم شنبہ ۱۴ ماہ وفا ۱۳۲۴ ہش | ۳ شعبان ۱۳۶۴ھ | ۱۴ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۶۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۳ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شام بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

قادیان ۱۳ ماہ وفا۔ آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔

آج مسجد نور میں مجلس اطفال الاحمدیہ نے اطفال کا کتاب چہل حدیث کا امتحان لیا۔ جس میں سو اطفال شریک ہوئے۔

کل لجنہ اماء اللہ محلہ دار السعۃ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت محترمہ بھابی زینب صاحبہ منعقد ہوا۔ جس میں عورتوں سے متعلق بہت سی تقاریر کی گئیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۳ شعبان ۱۳۶۴ھ

ہندوستان کی آزادی اور جماعت احمدیہ

(از ایڈیٹر)

کیا ہی عجیب بات ہے کہ انہی ایام میں جبکہ مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے احمدیت کے دیرینہ مخالف نے نہایت صاف اور واضح الفاظ میں یہ اعتراف کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک عال کی تقریر میں ہندوستان کی آزادی کا وہ ولولہ پایا جاتا ہے۔ جو گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملتا مگر معاصر "ریاست" دہلی نے اس کے بالکل الٹ لکھا ہے۔ ذیل میں دونوں معاصرین کے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ اخبار "اہلحدیث" نے لکھا۔

"اب خلیفہ قادیان کا مسلک بھی سننے کے قابل ہے۔ یہ وہی مسلک ہے جو عام کانگرسیوں اور دیگر سیاسی لوگوں کا ہے۔ یعنی سیاسی لوگ ہندوستانیوں کو حالت موجودہ میں غلامی کی ذلت میں مبتلا سمجھتے ہیں۔ اس لئے آزادی کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کوشش میں بعض دفعہ وہ اپنی جان پر بھی کھیل جاتے ہیں۔ قید و بند کے مصائب بھی جھیلتے ہیں۔ تاکہ غلامی کی زنجیریں کاٹی جائیں۔ اور ہندوستانی آزادی کی ہوا میں خوش و خرم رہیں۔ حکومت کی جدید سکیم کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں ہندوستانیوں کی ذلت و غلامی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے۔ وہ پڑھنے اور سننے کے قابل ہے۔ آپ نے لیڈروں کو اتفاق کر کے کام کرنے کا مشورہ دیا۔ اور کہا:-

"جس دن ہندوستانیوں کے ذہن سے غلامی کا احساس نکل جائیگا۔ اس دن ان میں تعلیم بھی آجائیگی۔ ان میں جرأت اور دلیری بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور ان میں قربانی اور ایثار کی روح بھی نمایاں ہو جائیگی۔ جب انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں کسی کا غلام ہوں۔ تو وہ کہتا ہے مجھے کیا زمین الٹی ہو یا سیدھی آسمان گرے یا قائم رہے۔ فائدہ تو مالک کو ہے میں کیوں تکلیف اٹھاؤں۔ میں سمجھتا ہوں × × × یہاں چالیس کروڑ انسان غلامی میں مبتلا ہیں چالیس کروڑ انسان کی ذہنیت نہایت خطرناک حالت میں بدل چکی ہے نسلاً بعد نسل وہ ذلت اور رسوائی کے گڑھے میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ انگریز جس نے ہندوستان پر قبضہ کیا ہوا ہے وہ ہندوستان کو آزادی دینے کا اعلان کر رہا ہے۔ لیکن سیاسی لیڈر آپس میں لڑ رہے ہیں۔ کہ ہمارے اتنے ممبر ہونے چاہئیں اور ہمارے اتنے اگر ہندوستان کی سچی محبت ان کے اندر ہوتی۔ تو میں سمجھتا ہوں ان میں سے ہر شخص کہتا۔ کہ کسی طرح ہندوستان آزاد ہو جائے۔ کسی طرح چالیس کروڑ انسان غلامی کے گڑھے سے نکل جائیں خواہ ہم ہی سب کچھ لے لو مگر ہندوستان کی آزادی کی راہ میں روڑے مت اٹکاؤ۔ لیکن بجائے اس کے کہ انہیں ہندوستان کی آزادی کا فکر ہو۔ انہیں چالیس کروڑ انسانوں کی زنجیریں کاٹنے کا احساس ہو۔ وہ معمولی معمولی باتوں میں آپس میں لڑ رہے ہیں × × × اور میں تو کہتا ہوں ہر شریف انسان ایسی لیڈری پر لعنت بھیجنے سے بھی زیادہ کے لئے تیار ہوگا۔ اگر اس کا ملک غلامی میں پڑا رہے۔" (الفضل ۲۳ جون ۱۹۴۵ء صفحہ ۲)

"اہلحدیث" یہ الفاظ کس جرأت اور حیرت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کانگرسی تقریروں میں اس سے زیادہ نہیں ملتے۔ چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کرانے کا ولولہ جس قدر خلیفہ جی کی اس تقریر میں پایا جاتا ہے۔ وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملے گا۔" (اہلحدیث ۶ جولائی ۱۹۴۵ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہی تقریر جس کا اقتباس "اہلحدیث" نے بطور مثال پیش کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کرانے کا جو ولولہ اس تقریر میں پایا جاتا ہے۔ وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملیگا۔ دوسرے معاصرین کی طرح معاصر "ریاست" دہلی کو بھی بھیجی گئی۔ چونکہ اس میں ایک نہایت ہی اہم وقتی معاملہ کے متعلق اظہار خیالات کیا گیا تھا۔ اس لئے ایڈیٹر صاحب "ریاست" کے مطالعہ میں آنا ضروری تھا۔ لیکن ۹ جون کے "ریاست" کے ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں یہ الفاظ پڑھ کر ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ

"قادیان کی احمدی جماعت سیاسی اعتبار سے ہندوستان کی آزادی کی دشمن قرار دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے خیال میں برٹش گورنمنٹ کے سایہ کا ہندوستان میں ہمیشہ رہنا خدائی حکم ہے۔ اور اس خیال سے کوئی حریت پرست متفق نہیں ہو سکتا۔"

اگر ایڈیٹر صاحب "ریاست" کو جماعت احمدیہ کے متعلق صحیح واقفیت پیدا کرنے کا پہلے کبھی موقعہ میسر نہیں آیا تھا۔ تو اب جبکہ انہیں جماعت احمدیہ کے سیاسی رویہ کے متعلق اظہار خیالات کی ضرورت پیش آئی تھی۔ چاہیئے تھا۔ کہ تازہ سیاسی معاملات کے متعلق جماعت احمدیہ کے رویہ سے واقفیت حاصل کر لیتے مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ کے متعلق نہ تو پہلے صحیح واقفیت حاصل تھی۔ اور نہ انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ تقریر پڑھنے کی تکلیف گوارا کی۔ جس میں ہندوستان کی آزادی کے متعلق حضور نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور جس کو پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے انسان کو بھی اعلان کرنا پڑا۔ کہ اس تقریر میں ہندوستان کی آزادی کے متعلق ایسا ولولہ پایا جاتا ہے۔ جو گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملتا۔ اور اس وجہ سے ایڈیٹر صاحب "ریاست" جماعت احمدیہ کے متعلق درست رائے کا اظہار نہ کر سکے۔

ان حالات میں کیا ہم امید رکھیں کہ اب جبکہ ہم نے اس تقریر کی طرف

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

خاص طور پر اُن کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔ تو وہ اس کا مطالعہ کریں گے۔ اور ساتھ ہی اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہیں مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اس خیال کی اصلاح فرمائیں گے۔ کہ قادیان کی احمدیہ جماعت سیاسی اعتبار سے ہندوستان کی آزادی کی دشمن قرار دی جا سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ ہندوستان کی آزادی کی دشمن نہیں بلکہ سب سے زیادہ آزادی کی خواہشمند ہے۔ لیکن چونکہ اس کا میدان عمل سیاست نہیں بلکہ مذہب ہے۔ اس لئے وہ سیاسیات میں اس طرح حصہ نہیں لے سکتی جس طرح دوسرے لوگ لیتے ہیں۔ کیونکہ جس کام میں وہ مصروف ہے۔ اُسے سب سے بڑی خدمت سمجھتی ہے۔ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ فرمایا۔

"ہمارا کام یہ ہے۔ کہ اپنے آپ کو اور دنیا کے دوسرے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملا دیں۔ تا دنیا کے لوگوں کے دلوں سے ظلمت اور تاریکی دُور ہو۔ اور ہمارے اپنے دلوں سے بھی دُور ہو۔ ہماری کوشش یہی ہونی چاہیئے۔ کہ اپنی بھی اصلاح ہو۔ ہمسایہ کی بھی اصلاح ہو اور اپنے وطن اور اپنے بر اعظم اور تمام دنیا کے لوگوں کی اصلاح ہو۔ دنیا کے سب انسانوں کا گند اُٹھانا اور میل دور کرنا ہمارا کام ہے۔ اگر دنیا ہمیں اس کام میں مشغول رہنے دے اور حکومتیں اور بادشاہتیں اب اپنے پاس رکھے تو ہم سمجھیں گے کہ اس خدمت کا موقعہ دے کر اس نے ہمیں بادشاہت اور حکومت دے دی ہے"۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔

"میں دنیا کی ہر قوم کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ ہم کانگرس کے بھی دشمن نہیں۔ ہم ہندو مہا سبھا والوں کے بھی دشمن نہیں مسلم لیگ والوں کے بھی دشمن نہیں اور زمیندارہ لیگ والوں کے بھی نہیں اور خاکساروں کے بھی دشمن نہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ ہم تو احرار کے بھی دشمن نہیں ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں"۔

پھر فرمایا:۔ "ہمارا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں یہ کام کانگرس۔ احرار۔ مسلم لیگ۔ زمیندارہ لیگ خاکساروں اور دوسری جماعتوں کو مبارک ہو ہم اپنے حال میں خوش ہیں۔ اور سوائے تبلیغی کام کے ہمیں کسی اور طرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہیں"۔ (الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۴۵ء)

ان اقتباسات سے صاف ظاہر ہے کہ ایک تو جماعت احمدیہ سیاسیات میں قطعاً حصہ لینا نہیں چاہتی۔ دوسرے ہندوستان کی ترقی کی خواہش رکھتی ہوئی ہندوستان کی آزادی کیلئے جدوجہد کرنیوالی کسی پارٹی کے رستہ میں حائل نہیں ہونا چاہتی۔ اور تیسرے موقعہ اور محل کے لحاظ سے ہندوستان کی آزادی کے لئے بہترین مشورہ دینے اور مدد کرنے کیلئے بھی تیار رہتی ہے۔ ان حالات میں یہ کہنا صریح ناانصافی اور ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ قادیان کی احمدی جماعت سیاسی اعتبار سے ہندوستان کی آزادی کی دشمن قرار دی جا سکتی ہے۔

کیا ایڈیٹر صاحب "ریاست" مذکورہ حقائق کی رُو سے اپنے اس غلط خیال کی اصلاح کرنے کیلئے تیار ہیں؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک خط اور اس کا جواب

خط

میرے آقائے نامدار قبلہ و کعبہ حضرت مُرشدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ :۔ صورت احوال یہ ہے۔ کہ بندہ نے حضور عالی کی خدمت میں بہت سے خطوط روانہ کئے ہیں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ حضور کی طرف سے عرصہ دو سال سے زائد گذر رہا ہے۔ کہ آنجناب نے مجھ غریب الوطنی کو اپنی ناچیز تحریر سے محروم رکھا ہوا ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ابھی تک ناراضگی کے سوا مجھ کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اس عاجز نے اپنا مال اپنی عزت اپنا اہل و عیال قادیان دارالامان میں ہی چھوڑا اور ملک جنگ عظیم کا راستہ اختیار کیا۔ مگر حضور والاشان نے ابھی تک بھی ناراضگی اختیار کی ہوئی ہے۔ جس قدر مجھ کو قادیان میں رہ کر ٹھوکر کھائی ہے۔ اگر کمزور دل انسان ہوتا۔ تو ضرور دنیا میں احمدیت کے خلاف قدم اٹھاتا۔ کہ قادیان مرکز میں بے انصافی کا برتاؤ ہوتا ہے۔ جس کا جواب تاقیامت عالم قادیانی نہیں دے سکتے۔ کہ چوہدری صادق علی صاحب نے اپنی اولاد میں بے انصافی اور شریعت اسلامی کے خلاف کیا۔ اور چوہدری محمد شفیع صاحب کو ناحق ناروا اور ظلم سے ناظر امور عامہ نے اپنی ذاتی رنجش سے کوسا جس کا اعلان قادیان کی ایک ایک اینٹ پکار رہی ہے۔ قیامت تک پکارتی رہیگی۔ آپ حضور ذرا فکر اور تدبر سے کام لیں۔ کہ آپ کے جانی دشمن آپ کی غلامی میں رہتے ہیں۔ مجھ کو ہر وقت اندیشہ رہتا ہے۔ کہ پہلے خلفاء کی طرح حادثہ پیش نہ آجائے۔ کیونکہ جب کبھی حضور نے اُن کے خلاف قدم اٹھایا۔ تو پھر جان کی خیر نہیں۔ آپ تو خوشی شہادت کا جام پیتے سدھار جائیں گے مگر ہمارے لئے دین و دنیا اندھیر ہو جائیگی۔ اس عاجز کی جان اور مال حضور کے حکم پر فدا ہیں۔ کہ ہم میاں بیوی دونوں ۲۰/۲۲ سال سے تبلیغ احمدیت آنریری کر رہے ہیں۔ کرتے رہیں گے۔ مگر حضور نے ابھی تک کوئی قدر نہ کی۔ لیکن خدا نے ہر چند مدد کی اور کر رہا ہے۔ صرف حضور سے دُعا کے خواستگار ہیں۔ کہ مولیٰ کریم ہمارے دونوں میاں بیوی کے دنیاوی بوجھ ہٹا دے۔ اُس کے بعد پا پیادہ تبلیغ کرتے ہوئے آستانہ نبی کریمؐ پر پہنچ جائیں۔ حضور ایک بات بتائیں اور اس کا جواب بواپسی ڈاک عاجز کے پتہ پر تحریر کریں۔ کہ آپ نبی کریمؐ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور غلامان احمدیت کو چلا رہے ہیں۔ مگر نبی کریمؐ کے فدائیوں نے جو کہ ۳۱۳ تھے چند سال میں دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ مگر حضور کے فدائیوں نے ۷۰ سال میں قادیان کے گرد و نواح میں کچھ نہ کر سکے۔ جب خاندان نبوت ہی دنیا کما رہا ہے۔ تو کیا دنیادار دنیا نہ کمائیں گے۔ کیونکہ نمونہ دیکھ کر جلد اثر ہوتا ہے۔ مگر تبلیغ اصولوں کو دیکھ کر کم پھیلتی ہے۔ تبلیغ عملی نمونہ چاہتی ہے۔ دوسرے حضور یہ تحریر کریں۔ کہ بندہ نے اپنے لڑکے آفتاب احمد کو وقف کیا ہوا ہے۔ اور حضور نے منظور بھی کیا ہوا ہے۔ پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام احمدیہ سکول بنایا تھا۔ اب اس کا نیا طریقہ ہو گیا۔ کہ جو بچہ وہاں علم حاصل کرے۔ وہ اِدھر اُدھر ٹھوکریں کھاتا پھرے۔ مگر میرے بچہ آفتاب احمد نے بڑی کوشش سے اور حضور کی دعاؤں سے انٹرنس سیکنڈ ڈویژن پاس کر لیا ہے۔ اب حضور اس کو کسی دینی لائن میں لگائیں۔ اور جو مشورہ مجھ کو واپسی تحریر کریں۔ ازحد تاکید ہے۔ حضور میری کم سنی کی تحریر سے معاف کرتے ہوئے۔ جو کہ خدا مجھ میں اپنی طرف سے ڈالتا ہے۔ مجھ کو حضور سے خاص اُنس ہے۔ کہ بعد ملازمت حضور کی باڈی گارڈ کی ڈیوٹی ادا کروں خدا مجھ کو توفیق دے۔ جواب کا منتظر آپکا ناچیز غلام چوہدری محمد شفیع

جواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خط کے متعلق تحریر فرمایا۔ واقع میں آپ لوگوں کی موجودگی میں خطرہ تو ضرور ہے۔ مگر یہ خطرہ تو ہر شخص کو پیش رہتا ہے۔ میری کیا خصوصیت ہے۔ خدا تعالیٰ جب تک چاہے گا حفاظت کرے گا۔ اور اگر کسی وقت نہ چاہے گا۔ تو بچانے والا کوئی نہیں۔ باقی رہا خاندان نبوت کا دنیا کمانا۔ تو دنیا کماتے ہوئے بھی انسان تبلیغ کر سکتا ہے۔ آپ میاں بیوی آخر بقول آپ کے بیس سال سے دنیا کماتے ہوئے مبلغ ہیں۔ تو خاندان نبوت بھی ایسا ہی کر سکتا ہے۔ باقی رہا علاقہ کا احمدی نہ ہونا۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت سلسلہ تبلیغ سے بے علاقہ احمدی نہ ہوا۔ ۴۳ سال تبلیغ کی ... تو ان کی کیا حقیقت ہے

نشر و اشاعت دین کے لئے آپ کیا کر سکتے ہیں؟

حال ہی میں صیغہ نشر و اشاعت کو نواب زادہ میاں محمد احمد خان صاحب نے "مسیح ہندوستان میں" (انگریزی) چھپوا کر دی ہے۔ تاکہ اسے مفت تقسیم کیا جائے۔ آپ نے قریباً پانچسو روپیہ امداد فرمائی اور مزید وعدہ ہے۔ اسی طرح دوسرے صاحب وسعت احباب کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اشاعت میں امداد کر سکتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ وہ بزرگ جن کی ہزاروں روپیہ ماہوار آمد ہے۔ ایک ایک کتاب اپنے ذمہ لیں۔ اور اس کی طباعت کے ذمہ وار بنیں۔ کیونکہ اسی صورت میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لائی ہوئی روشنی اور نور دنیا کے تاریک کونوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو نواب زادہ صاحب کی تقلید کریں۔ اور اس ذمہ واری سے سرخرو ہوں۔ جو اس وقت ان کے کاندھوں پر ہے۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

51
Digitized By Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"آپ" (حضرت مسیح موعودؑ) "کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے۔" (فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

اہلیہ کیسی ہونی چاہیئے

(۱) اہلیہ ایسی چاہیئے۔ جس سے موافقت تامہ کا پہلے سے یقین ہو جائے۔

(۲) نہایت نیک قسمت اور سعید وہ آدمی ہے۔ کہ جس کو اہلیہ صالحہ محبوبہ میسر آجائے کہ اس سے تقویٰ طہارت استحکام ہوتا ہے لہذا ایک بزرگ حصہ دین اور دیانت کا مفت میں ہی مل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تقریباً تمام نبیوں اور رسولوں کی توجہ اس بات کی طرف لگی رہی ہے۔ کہ انہیں جمیلہ حسینہ صالحہ بیوی میسر آئے۔ جس سے گویا انہیں ایک قسم کا عشق ہو۔

(۳) میری رائے میں وہ گھر بہشت کی طرح پاک اور برکتوں کا بھرا ہوا ہے۔ جس میں مرد اور عورت میں محبت و اخلاص و موافقت ہو۔

(۴) جو آپ نے زبانی فرمایا تھا۔ کہ اپنی برادری میں ایک جگہ زیر نظر ہے۔ اگر آپ اچھی طرح تحقیق و تفتیش کریں۔ اور بچشم خود دیکھ لیں۔ اور پھر مجھ کو اطلاع دیں۔ اور اگر وہ صورت قابل پسند نہ نکلے۔ تاہم اطلاع بخشیں کہ تا جا بجا اپنے دوستوں کی معرفت تلاش کی جائے (مکتوب ۲۴ ۳۴ بنام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جلد پنجم حصہ دوم)

(۵) لڑکی کے ظاہری حلیہ سے بھی کسی طور سے اطلاع ہو جانی چاہیئے۔ بہتر تو چشم خود دیکھ لینا ہوتا ہے۔ مگر آجکل کی پردہ داری میں یہ بڑی قباحت ہے۔ کہ وہ اس بات پر راضی نہیں ہوتے۔ (مکتوب ۳۵ ایضاً)

(۶) میرا اس طرف زیادہ خیال نہیں ہے۔ کہ کوئی اہلیہ پڑھی ہوئی ملے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اگر مرد ہو یا عورت مگر پاکیزہ ذہن اور فطرت سے عمدہ استعداد رکھتا ہو۔ تو اہمیت اس کے لئے کوئی بڑی سد راہ نہیں ہے۔ جلدی صحبت سے ضروریات دین و دنیا سے خبردار ہو سکتا ہے۔ ضروری امر یہ ہے کہ عقیلہ ہو۔ اور حسن ظاہری بھی رکھتی ہو۔ تا اس سے موافقت و محبت پیدا ہو جائے آپ اس محل زیر نظر میں اس شرط کو اچھی طرح تفتیش کر لیں۔ اگر حسب دلخواہ نکل آئے تو الحمد للہ دوسرے مواضع میں تمام تر جد و جہد سے تلاش کرنا شروع کیا جائے۔" (مکتوب ۳۶ ایضاً)

(۷) میں مکرر لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ آپ ضرور ایک امینہ و عابدہ عورت بھیجکر سب حال براہ راست دریافت کر لیں۔ کیونکہ یہ ساری عمر کا معاملہ ہے۔ اس میں اگر در پردہ کوئی خرابی نکل آئے۔ تو پھر لا علاج امر ہے۔

(۸) اگر بیوی مرغوب طبع ہو۔ تو وہ بلا شبہ اسی جہان میں ایک بہشت ہے۔ اور تقویٰ اللہ پر کامل معین اگر خدا نخواستہ مکروہ شکل نکل آئے۔ تو وہ اسی جگہ میں ایک دوزخ ہے۔ مناسب ہے کہ ایک عاقلہ و امینہ عورت اپنی طرف سے روانہ کریں۔ تب ساری کیفیت کھل جائیگی۔ اس میں ہرگز سستی نہ کریں۔ نکاح کرنے میں جو غلطی لگ جائے۔ اس جیسی دل کو دکھ دینے والی دنیا میں اور کوئی غلطی نہیں۔ (مکتوب ۳۷ ایضاً)

(۹) مناسب ہے، آپ ایک دوسری شادی بھی کر لیں۔ جو باکرہ ہو اور حسن ظاہری اور پوری تندرستی رکھتی ہو۔ اور نیک خاندان سے ہو اس سے آپ کی جان کو آرام ملیگا۔ . . . .

اچھی بیوی جو نیک اور موافق اور خوبصورت ہو تمام غموں کو فراموش کر دیتی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ اچھی بیوی بہشت کی نعمت ہے۔ اس کی تلاش ضرور رکھیں۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ۳ بنام حضرت رستم علی ص۲۴۵)

(۱۰) کوئی حجام عورت جو دیانتدار معلوم ہو اس کو کچھ دیکر بھیجدیں۔ وہ کل حلیہ بیان کرے کہ آنکھیں کیسی ہیں ناک کیسا ہے۔ گردن کیسی ہے۔ یعنی لمبی ہے یا کوتہ اور بدن کیسا ہے۔ فربہ یا لاغر۔ مونہہ کتابی چہرہ ہے یا گول۔ سر چھوٹا ہے یا بڑا۔ قد لمبا ہے یا کوتہ۔ آنکھیں کیری ہیں یا سیاہ رنگ۔ رنگ گورا ہے یا گندمی یا سیاہ۔ مونہہ پر داغ چیچک ہیں یا نہیں یا صاف۔ غرض تمام مراتب بیان کر دے۔ اور دیانتداری سے بیان کرے۔ (ایضاً ص۲۴۳)

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خط جو آپ نے ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو لکھا درج ذیل کیا جاتا ہے۔" یہ خط بیاہ شادی سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق ایک نہایت ہی قیمتی فلسفہ پر مبنی ہے۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ۲۲۳/۲۲۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

۳۱ر اگست ۱۹۰۵ء

عزیزی میر محمد اسمٰعیل سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نے تمہارا خط پڑھا۔ چونکہ ہمدردی کے لحاظ سے یہ بات ضروری ہے۔ کہ جو امر اپنے نزدیک بہتر معلوم ہو۔ اس کو پیش کیا جائے۔ اس لئے میں آپ کو لکھتا ہوں۔ کہ اس زمانہ میں جو طرح طرح کی بد چلنیوں کی وجہ سے اکثر لوگوں کی نسل خراب ہو گئی ہے۔ لڑکیوں کے بارے میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ بڑی بڑی تلاش کے بعد بھی اجنبی لوگوں سے تعلق پیدا کرنے سے کئی بد نتیجے نکلتے ہیں۔ بعض لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان کے باپ یا دادوں کو کسی زمانہ میں آتشک تھی۔ اور کئی مدت کے بعد وہ مرض ان میں بھی پیدا ہو جاتی ہے بعض لڑکیوں کے باپ دادوں کو جذام ہوتا ہے۔ تو کسی زمانہ میں وہی مادہ لڑکیوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض میں سل کا مادہ ہوتا ہے بعض میں دق کا مادہ اور بعض کو بانجھ ہونے کی مرض ہوتی ہے۔ اور بعض لڑکیاں اپنے خاندان کی بدچلنی کی وجہ سے پورا حصہ تقوےٰ کا اپنے اندر نہیں رکھتیں ایسا ہی اور بھی عیوب ہوتے ہیں کہ اجنبی لوگوں سے تعلق پکڑنے کے وقت معلوم نہیں ہوتے۔ لیکن جو اپنی قرابت کے لوگ ہیں۔ ان کا سب حال معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے میری دانست میں آپکی طرف سے نفرت کی وجہ بجز اسکے کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ بشیر الدین کی لڑکی دراصل بدشکل ہے یا کانی یعنی یک چشم ہے۔ یا کوئی ایسی اور بدصورتی ہے جس سے وہ نفرت کے لائق ہے۔ لیکن بجز اسکے کوئی صورت صحیح نہیں ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ لڑکیوں کے اپنے والدین کے گھر میں اور اخلاق ہوتے ہیں۔ اور جب شوہر کے گھر آتی ہیں۔ تو پھر ایک دوسری دنیا ان کی شروع ہوتی ہے ماسوا اسکے شریعت اسلامی میں حکم ہے۔ کہ عورتوں کی عزت کرو۔ اور ان کی بداخلاقی پر صبر کرو۔ اور جب تک ایک عورت پاکدامن اور خاوند کی اطاعت کرنیوالی ہو۔ تب تک اس کے حالات میں بہت نکتہ چینی نہ کرو۔ کیونکہ عورتیں پیدائش میں مردوں کی نسبت کمزور ہیں۔ یہی طریق ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی بداخلاقی کی برداشت کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ اپنی عورت کو تیر کیطرح سیدھی کر دے وہ غلطی پر ہے عورتوں کی فطرت میں ایک کجی ہے۔ وہ کسی صورت سے دور نہیں ہو سکتی۔ رہی یہ بات کہ سید بشیر الدین نے بڑی بداخلاقی دکھائی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے۔ کہ جو لوگ لڑکی دیتے ہیں۔ ان کی یہ بداخلاقی قابل افسوس نہیں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہمیشہ سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ لڑکی والوں کی طرف سے اوائل میں کچھ بداخلاقی اور کشیدگی ہوتی ہے۔ اور وہ اس بات میں سچے ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنی جگر گوشہ لڑکی کو جو ناز و نعمت میں پرورش پائی ہوتی ہے۔ ایک ایسے آدمی کو دیتے ہیں جس کے اخلاق معلوم نہیں۔ اور وہ اس بات میں بھی سچے ہوتے ہیں کہ وہ لڑکی کو بہت سوچ اور سمجھ کے بعد دیں۔ کیونکہ وہ ان کی پیاری اولاد ہے۔ اور اولاد کے بارے میں ہر ایک کو ایسا کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور جب تم نے شادی کی۔ اور کوئی لڑکی پیدا ہوئی۔ تو تم بھی ایسا ہی کرو گے۔ لڑکی والوں کی ایسی باتیں افسوس کے لائق نہیں ہوا کرتیں۔ ہاں جب تمہارا نکاح ہو جائیگا۔ اور لڑکی والے تمہارے نیک اخلاق سے واقف ہو جائینگے۔ تو وہ تم پر قربان ہو جائینگے۔ پہلی باتوں پر افسوس کرنا دانائی نہیں۔ غرض میرے نزدیک اور میری رائے میں یہی بہتر ہے۔ کہ اس رشتہ کو مبارک سمجھو۔ اور اسکو قبول کر لو۔ اور اگر ایسا تم نے کیا۔ تو میں بھی تمہارے لئے دعا کرونگا۔ اپنے کسی مخفی خیال پر بھروسہ مت کرو۔ جوانی اور ناتجربہ کاری کے خیالات قابل اعتبار نہیں ہوتے۔ سوتیلہ کو ہاتھ سے دینا سخت گناہ ہے۔ اگر لڑکی بداخلاق ہوگی۔ تو میں اسکے لئے دعا کرونگا۔ کہ اسکے اخلاق تمہاری مرضی کے موافق ہو جائینگے۔ اور سب کجی دور ہو جائیگی ہاں اگر لڑکی کو دیکھا نہیں تو یہ ضروری ہے۔ کہ اول اسکی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولانا ابوالکلام آزاد کی خدمت میں ایک تبلیغی خط

چالیس سال قبل کے ایک واقعہ کا ذکر

مکرمی جناب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میں بمبئی کی کچھی میمن قوم کا ایک فرد ہوں میری عمر اسوقت قریب ۷۵ سال کی ہے ۔ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود و مہدی معہود مانتا ہوں ۔ میں نے ۱۸۹۶ء میں حضرت مرزا صاحب کی بیعت کی ۔ میری بیعت کے زمانہ میں آپ شاید ۱۵ سال کی عمر کے تھے ۔ آپ کے والد صاحب اور آپکا خاندان بمبئی میں کمبیکر اسٹریٹ جس کو چھاچھ محلہ کہتے ہیں سکونت پذیر تھا ۔ اور وہ گورا ملا کی مسجد کے سامنے کے قریب مکان تھا۔

کل مجھے قادیان کا اخبار الفضل ۲۸ جون ملا جس میں نمائندہ الفضل کی آپ کے ساتھ اس ملاقات کا ذکر ہے ۔ جو شملہ میں ہوئی ۔ آپ نے نمائندہ الفضل سے فرمایا کہ میں نے امام جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ پڑھا ہے ۔ جس میں ان کی ایک رویاء آپ کے متعلق درج ہے ۔ اور آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کا شوق ظاہر فرمایا ہے ۔ اخبار الفضل کا یہ مضمون پڑھتے ہی مجھے ایک واقعہ چالیس سال قبل کا یاد آگیا اور میں نے جرأت کی کہ آپ کو وہ ایک خط میں لکھ دوں ۔ یہ واقعہ ۱۹۰۲ء کے قریب کا ہے ۔

واقعہ یہ ہے کہ میری چھتری کی دوکان اس زمانہ میں جامع مسجد بمبئی کے قریب تھی ۔ ایک پنجابی مسلمان تاجر میری دوکان پر آمد و رفت رکھتے تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق ان سے گفتگو ہوا کرتی تھی ۔ ایک دن انہوں نے کہا کہ مولوی خیر الدین صاحب کے فرزند یعنی آپ کے بڑے بھائی مولانا ابوالنصر مجھ سے ملنا چاہتے ہیں ۔ میں نے ان سے کہا کہ عشاء کی نماز کے بعد آپ میرے مکان پر تشریف لائیں میں ساتھ چلونگا ۔ ایک دو روز کے بعد وہ صاحب میرے مکان پر عشاء کے بعد تشریف لائے ۔ اور میں ان کے ساتھ آپ کے مکان پر گیا ۔ آپ کے والد صاحب کے مریدوں کے حلقہ میں ایک گدّی پر آپ کے بڑے بھائی مولانا ابوالنصر صاحب اور آپ کے بہنوئی بیٹھے تھے ۔ میں نے دروازہ میں داخل ہو کر السلام علیکم کہا ۔ آپ کے بھائی اور بہنوئی اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔ مجھے اپنے پاس گدّی پر بٹھایا اور خیر و عافیت پوچھی ۔ میرے حالات پر معمولی سی گفتگو ہوئی ۔ پھر آپ کے بھائی نے اشارہ سے مجمع کو اٹھا دیا اور میں ۔ آپ کے بھائی ۔ اور بہنوئی اور وہ پنجابی تاجر چار کس کمرہ میں رہے اس وقت آپ کے بھائی صاحب نے فرمایا ۔ کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے ۔ اور وہ یہ کہ میں اور میرا چھوٹا بھائی ابوالکلام قادیان گئے ہیں ۔ ایک چھوٹی سی مسجد میں مرزا صاحب سے ملاقات ہوئی ۔ کچھ دینی مسائل میں مرزا صاحب سے گفتگو ہوئی اس گفتگو کے دوران میں میرے بھائی ابوالکلام نے مرزا صاحب سے کچھ سخت کلامی کی ۔ پاس ہی عینک لگائے ہوئے ایک بزرگ بیٹھے تھے ۔ ان کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے ابوالکلام کو ڈانٹ کر کہا "چپ کس ہستی کے ساتھ بے ادبانہ کلام کرتا ہے جس کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہیں ۔ اس عینک والے بزرگ کا بڑا زوردار آواز تھا ۔ اور اس آواز میں ایک ہیبت تھی جس سے فوراً میری آنکھ کھل گئی ۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے پاس ایک گروپ کا فوٹو ہے ۔ اس میں حضرت مرزا صاحبؑ کی تصویر ہے اور ساتھ چند دوست بھی ہیں میں خود بھی اس تصویر میں ہوں اگر میں آپ کو دکھاؤں تو آپ اس بزرگ کو پہچان لینگے ۔ انہوں نے کہا کہ ہاں مجھے ان کا چہرہ اچھی طرح یاد ہے ۔ دو چار دن بعد میں وہ فوٹو ان کے پاس لے گیا اور انہوں نے بڑے غور سے دیکھ کر اپنی انگلی سے مجھے دکھایا کہ یہ مرزا صاحبؑ ہیں اور عینک لگائے ہوئے بزرگ جنہوں نے میرے بھائی کو ڈانٹا تھا ۔ وہ یہ ہیں تب میں نے ان کو بتلایا کہ ان کا نام مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی ہے ۔ ان کی آواز بہت بلند ہے ۔ اور ۱۸۹۶ء میں لاہور میں جو جلسہ مذاہب ہوا تھا ۔ اس میں حضرت مرزا صاحبؑ کا مضمون سنانے والے یہی بزرگ ہیں ۔

اس واقعہ کے بعد میں کبھی کبھی ان سے ملتا تھا ۔ ڈیڑھ دو سال اس واقعہ کو گذرا ہوگا ۔ کہ ایک دن آپ کے مرحوم بھائی ابوالنصر صاحب میری دوکان پر تشریف لائے ۔ اور مجھے کہا کہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہم امرتسر گئے تھے میرا بھائی ابوالکلام بھی میرے ساتھ تھا اور ہم قادیان گئے بعینہٖ جو واقعہ خواب میں میں نے دیکھا تھا جس کو دو سال کا اندازاً عرصہ ہوتا ہے ۔ اسی طرح وقوع پذیر ہوا ۔ یعنے وہی چھوٹی سی مسجد مرزا صاحب کے ساتھ گفتگو اور میرے بھائی کی سخت کلامی اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ کا ڈانٹنا بالکل اسی طرح وقوع پذیر ہوا جیسا خواب میں دیکھا تھا ۔ پھر انہوں نے فرمایا ۔ کہ میں حضرت میرزا صاحبؑ کی بیعت بھی کر آیا ہوں مگر اخبار میں اعلان نہ کرنے کے لئے عرض کر آیا ہوں ۔ کیونکہ ایک تو والد صاحب کا خیال ہے ۔ اور دوسرا میرے بھائی ابوالکلام کا بیعت نہ کرنا ہے ۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد میں نے سنا کہ آپ کے بھائی صاحب ابوالنصر فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مولانا اگر یہ واقعہ جو اوپر لکھا ہے ۔ آپ کو یاد ہو تو اس چالیس سالہ واقعات پر سلسلہ احمدیہ اور ایسی ذات پر غور فرمائیں ۔ آپ کا وجود بھی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک نشان ہے ۔

والسلام دعاگو اسمٰعیل آدم ۔

ہر احمدی مرد و عورت جوان بچہ بوڑھا اقرار کرے کہ اپنا ذرہ ذرہ مٹا دونگا مگر اسلام کی خدمت سے پیچھے نہیں ہٹونگا

آج اس مقدس سرزمین میں جس کے لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے ۔ کہ اس میں وہی برکات رکھی گئی ہیں جو مکّہ اور مدینہ کی پاک زمین میں ہیں آج اس مقدس جگہ میں جس کا خدا تعالےٰ نے مکہ اور مدینہ نام رکھا ہے ۔ آج اس زمین میں جسے خدا تعالےٰ نے ام القریٰ کا نام دیا ہے ۔ آج اس زمین میں جس میں خدا تعالیٰ نے اس نبی کو مبعوث فرمایا ہے جس کی آمد کی سب انبیاء خبر دیتے رہے ہیں ۔ آج اس مقدس زمین میں اور اس مقدس جلسہ میں کھڑے ہو کر ہم لوگ اقرار کرتے ہیں ۔ کہ اگر ہمارے جسموں کا ذرہ ذرہ بھی اشاعتِ اسلام میں لگ جائیگا تو ہم اس کام کو بند نہ کرینگے ۔ خدا تعالےٰ ہمارے اس اقرار پر گواہ رہے ۔ خدا تعالیٰ ..... وقفہ کے بعد ..... وہ لفظ میرے منہ سے نہیں نکلتے مگر یاد رکھو جو اس وعدہ کے بعد پیٹھ دکھائے گا ۔ وہ خدا کے سخت غضب کا نشانہ بنے گا ۔ پس آج سے اس وعدہ کو یاد رکھو اور دوسروں سے بھی وعدہ کراؤ یہ نہیں کہ انہیں منہ سے کہدو بلکہ ہر دوست کو پکڑو اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے اقرار لو کہ تم بھی اسی طرح خدمتِ دین کے لئے تیار ہو ۔ ہر احمدی مرد و عورت جوان بچہ ۔ بوڑھا اقرار کرے کہ اپنا ذرہ ذرہ مٹا دونگا ۔ مگر اسلام کی خدمت سے پیچھے نہیں ہٹوں گا ۔ ہم نے آج خدا تعالےٰ سے بہت بڑا اقرار کیا ہے ۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہمیں اس کے پورا کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔ (تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ برموقعہ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء)

(انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

خدا نے خلیفہ کو ہماری راہبری کیلئے ہی بنایا ہے

دیکھو خدا خلیفے اسلئے قائم کرتا ہے ۔ کہ منتشر طبیعتیں ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں ۔ ایک خیال پر ایک عقیدے ایک اصول پر تمام جماعت جمع رہے اور جہاں بھی ہو سکے ۔ متحدہ محاذ قائم کرے خلیفہ ہر مشکل میں راہنمائی کے لئے ہوتا ہے ۔ اس راہنمائی کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک زبردست تائید ہوتی ہے ۔ حتیٰ کہ دوست تو دوست دشمن بھی اسے محسوس کرتا ہے ۔ حال ہی میں المصلح الموعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ رشتہ داروں میں تبلیغ کے لئے اس طرح انکے ہاں جا کر دھرنا مار کر بیٹھ جایئے کہ ہم کھانا نہیں کھائینگے ۔ پانی نہیں پئینگے ۔ جبتک ہم یہ فیصلہ نہ کر لیں کہ یا تم غلطی پر ہو یا ہم غلطی پر ہیں ۔

اخبار اہلحدیث نے حضور کی اس تجویز پر لکھا کہ " لوگو ہوشیار ہو جاؤ مرزائیت کا بم آتا ہے ناظرین اہلحدیث مرزائیت کی اس تعلیم کو معمولی نہ سمجھیں " ۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ جو تبلیغ کرتے رہتے ہیں کیونکہ اہلحدیث کے نزدیک یہ بم ہے ۔ اور بم جنگ اور جہاد میں ہی استعمال ہوتا ہے ۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ ہم جہاد کر رہے ہیں ۔ اور مسلمان ہر قسم کے جہاد سے محروم ۔ آج نہ تلوار کا نہ علمی بموں کا یعنی تبلیغ کا جہاد کر رہے ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام اندرون ہند کے مختلف علاقوں میں تبلیغ احمدیت

مشرقی بنگال

سید اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ ۱۶ سے ۳۱ مئی تک کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں انجمن ہائے احمدیہ ڈھاکہ۔ سرائیل۔ نرائن گنج کا تبلیغی دورہ کیا۔ چھ تقریریں کیں۔ جو تبلیغی تربیتی اور اصلاحی امور پر مشتمل تھیں۔ ۳۰ مئی کو برہمن بڑیہ کے ٹاؤن ہال میں سیرت پیشوایان مذاہب کا جلسہ کیا۔ شہر کے ہندو مسلم معززین اور سرکاری افسران شامل تھے۔ آٹھ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اور بعض کو لٹریچر دیا۔ تربیتی اور اصلاحی درس دورہ کردہ جماعتوں میں دیتا رہا۔ تمام انجمنوں کے حسابات کی پڑتال کی۔ اور چندہ باقاعدہ ادا کرنے کی تحریک کی۔ وصیتوں کی بھی تحریک کی۔ باقی چندوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ مولوی صاحب موصوف ان دنوں بیمار رہیں۔ اور بہت کمزور ہیں۔ وہ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

راجپوتانہ

مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ راجپوتانہ یکم سے ۸ جولائی تک کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں۔ اس عرصہ میں تین لیکچر دیئے۔ ایک لیکچر صداقت احمدیت پر بہادر شہر میں جو اجمیر سے ۳۲ میل دور ہے۔ ایک ایسی جگہ دیا۔ جہاں شام کے وقت بڑے بڑے سیٹھ اور معززین جمع ہوتے ہیں۔ سوال و جواب کا سلسلہ رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ دو مقامات اجمیر اور بہادر کا دورہ کیا۔ ۵۰ افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ تبلیغی اور تربیتی درس بھی دیتا رہا۔ جماعت کو تربیت و اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بچوں کو بھی پڑھانا شروع کیا ہے۔

کشمیر

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ ۱۵ سے ۲۳ جون تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ ایک بھاری اجتماع میں شمولیت کے لئے شالورہ گیا۔ جہاں متعدد مولویوں کو تبلیغ کی۔ موضع روشن پورہ میں وفات مسیح پر ایک مولوی صاحب سے مناظرہ ہوا۔ جس میں وہ لاجواب ہو گئے۔ اور اپنی امداد کے لئے چار پانچ اور ملاں بلا لئے۔ مگر وہ سب خاموش ہو گئے۔ اور کوئی جواب نہ دیا۔ آخر میں لوگوں کو اشتعال دلایا۔ اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ اس اثناء میں دو خطبات جمعہ پڑھائے۔ تین مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ انفرادی طور پر دس آدمیوں کو تبلیغ کی۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ حدیث بخاری حقیقۃ الوحی اور ترجمہ نماز کے درس دیتا رہا۔ بچوں کی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

ڈیرہ دون (یو۔پی)

مولوی فضل دین صاحب ۱۸ سے ۳۰ر جون تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس اثناء میں دو لیکچر دیئے۔ شہر سہارنپور میں جناب نواب عادل خاں صاحب اور قریشی افتخار علی صاحب سے مل کر چند غیر احمدی معززین کو تبلیغ کی۔ بیس آدمیوں کو انفرادی طور پر ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ ہر روز صبح کی نماز کے بعد قرآن شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب کا درس دیتا رہا۔ تین افراد کو تبلیغ کے لئے تبلیغی نوٹ لکھوائے۔

ایمن آباد

خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی دیہاتی مبلغ ایمن آباد ۱۶ سے ۳۰ر جون تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے آٹھ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ نو تبلیغی لیکچر دیئے گئے۔ سامعین کی مجموعی حاضری تخمیناً آٹھ سو افراد پر مشتمل ہو گی۔ بذریعہ ملاقات ۵۰ کے قریب غیر احمدیوں کو پیغام حق پہنچایا۔ اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ دو خطبات جمعہ پڑھے تلونڈی کھجور والی میں تبلیغی جلسہ کیا۔ بفضلہ تعالیٰ سنجیدہ اور معقول طبقہ نے خاص توجہ سے سنا۔ چندوں کی تحریک کرتا رہا۔ کئی درس بھی دیئے۔

صوبہ سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ ۲۴ سے ۳۰ر جون تک کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں ایک خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں موجودہ پرفتن زمانہ کے پیش نظر احمدیت کی ضرورت و اہمیت بیان کی۔ تین مقامات روہڑی۔ سکھر۔ خیرپور میرس کا دورہ کیا۔ اور ۵۵ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ تبلیغی درس بھی دیئے۔ دوستوں کو تبلیغی مسائل سکھائے۔ نشر و اشاعت کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ جماعت کی تنظیم کے لئے کوشش کی۔ روہڑی سکھر اور خیرپور میرس میں متعدد تعلیم یافتہ معزز اشخاص زیر تبلیغ ہیں۔ ان کو لٹریچر بھی دیا۔ اور مختلف مواقع پر بالمشافہ گفتگو بھی کی۔ خیرپور میرس میں ایک سنی عالم سے گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے ساتھ مناظرہ کر لیں۔ میں نے کہا۔ کہ آپ خیرپور سٹیٹ کے وزیر صاحب سے مناظرہ کی اجازت لے لیں۔ پھر ہم مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اجازت کے لئے وہ کوشش کر رہے ہیں۔

حیدر آباد دکن

مولوی عبد المالک خاں صاحب مبلغ ۱۲ سے ۳۰ جون تک کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں بنگلور سٹی میں ایک مولوی صاحب سے مسئلہ نبوت و صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مناظرانہ گفتگو ہوئی۔ جس میں خدا کے فضل سے ہر دو مسائل کے بارہ میں سلسلہ کا نظریہ بدلائل پیش کر کے مولوی صاحب موصوف کے جملہ شبہات کا جواب دیا۔ تین لیکچر بنگلور سٹی اور حیدر آباد میں دیئے۔ تین مقامات کا دورہ کیا۔ ۹۴ افراد کو انفرادی طور پر ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ تربیتی درس دیتا رہا۔ چار افراد نے بیعت کی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ و لجنہ کا قیام بنگلور میں کیا۔ نیز جماعت کا بجٹ تشخیص کر کے تیار کیا۔ بقایا داران کی وصولی کا انتظام کیا گیا۔

حلقہ جوڑا

مولوی رحیم بخش صاحب سندر گڑھی دیہاتی مبلغ حلقہ جوڑا ۱۸ سے ۳۰ر جون کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں پانچ لیکچر صداقت احمدیت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دیئے۔ لوگوں پر کافی اچھا اثر ہوا۔ ایک مولوی صاحب سے وفات مسیح علیہ السلام پر مناظرہ کیا گیا۔ ۸ دیہات کا دورہ کیا گیا۔ درس القرآن باقاعدہ دیتا رہا۔ پانچ کس بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ دیگر تحریکات چندہ وغیرہ کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔

دنیا پور ضلع ملتان

شیخ محمد حاجی صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ دنیا پور اپنی تبلیغی رپورٹ ۱۶ سے ۳۰ جون میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں موضع جب والا میں مغرب و عشا کی نمازیں پڑھانے کے بعد ایک لیکچر دیا۔ جو دو بجے رات تک جاری رہا۔ بعد میں سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔ اور سوالات کے جواب بھی دیئے۔ حاضری کافی تھی۔ لوگوں پر اس کا اچھا اثر ہوا۔ چار مقامات کا دورہ کیا۔ ۸ افراد کو تبلیغ کی۔ ایک تحصیلدار صاحب کو پیغام حق پہنچایا۔ درس صبح کے وقت باقاعدہ ہر روز دیتا رہا۔ چندہ جات مرکز کی تحریک کی گئی

مکیریاں ضلع ہوشیارپور

مولوی روشن الدین احمد صاحب اپنی تبلیغی رپورٹ ۲۲ سے ۲۸ جون تک میں لکھتے ہیں اس عرصہ میں دو لیکچر دیئے۔ پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ ۵۰ غیر احمدی اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ درس باقاعدہ دیتا رہا۔ جماعت کی تربیت و اصلاح کی۔ اور تحریکات میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔

پونچھ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ حال پونچھ ۲۰ سے ۳۰ر جون تک کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں دو تقریریں کیں۔ سات مقامات کا دورہ کیا۔ ۴۸ اشخاص کو ملاقات کر کے تبلیغ احمدیت کی۔ تربیتی و تبلیغی درس دیتا رہا۔ ۳ اشخاص سے مناظرانہ طریق پر گفتگو ہوئی۔ چندہ کی اہمیت اور وصیت کی ضرورت جماعت کو بتائی۔ اور تربیت کا کام جماعتوں میں کرتا رہا۔

عینو والی

چودھری عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ عینو والی ۱۵ سے ۳۰ر جون کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس اثناء میں ۵ لیکچر دیئے۔ ۵ مقامات کا دورہ کیا۔ یکصد افراد کو ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ تین معززین کو پیغام حق پہنچایا۔ درس و تدریس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ تین کس بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ تین افراد کو تبلیغی نوٹس برائے تبلیغ لکھوائے۔

ایک زود نویس کی فوری ضرورت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ ملفوظات اور تقاریر وغیرہ قلمبند کرنے کے لئے ایک ایسے مخلص نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو زود نویس ہوں مستعد اور محنتی ہوں۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات وغیرہ پوری ۵

۵ ذمہ واری کے ساتھ قلمبند کر سکتے ہوں۔ سلسلہ کے وہ نوجوان جو مولوی فاضل ہیں۔ انہیں اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو فوری طور پر پیش کرنا چاہیئے۔ ایام ٹریننگ میں ۴۵ روپیہ وظیفہ اور کام کے تسلی بخش ثابت ہو جانے پر ۵۵-۳-۸۵ کا گریڈ دیا جائیگا۔ تمام درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبۂ زود نویسی قادیان

جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا دعوی کرنیوالے احرار کی عبرتناک حالت

وہ احرار جو آج سے چند سال قبل جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کے لئے اُٹھے تھے۔ اور جنہوں نے یہ ادعا کیا تھا کہ تین سال کے اندر احمدیوں کا اس طرح خاتمہ کر دیں گے کہ کوئی احمدی دیکھنے کو بھی نہ ملے گا۔ آج ان کی اپنی حالت کیا ہے۔ اس کا اندازہ اخبار "انقلاب" (۱۳ جولائی) کے حسب ذیل مضمون سے لگایا جا سکتا ہے:-

مجلس احرار کا یہ رویہ تو قابلِ داد ہے۔ کہ اس نے اس موقع پر "نیشنلسٹ" مسلمانوں کے زمرے میں شامل ہو کر مسلمانوں میں خانہ جنگی کی آگ نہیں بھڑکائی۔ اور صاف کہہ دیا کہ ہم ان کانفرنسوں اور آئینوں اور دستوروں کے قائل ہی نہیں ہیں۔ ہمارا ان سے واسطہ ہی کیا؟ لیکن حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ مسٹر جناح تمام مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں؟ اگر وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں تو پھر اور کون نمائندہ ہے۔

مجلس احرار کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب وہ سیاسی درویشوں کی جماعت بن چکی ہے جوش جہاد کا ردّ عمل تصوّف اور عزلت گزینی کے سوا اور کیا ہوتا۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ مجاہدین احرار کشمیر اور کپورتھلہ میں جانفروشی کا ثبوت دے رہے تھے۔ اور ایک زمانہ آج ہے کہ وہ کسی سیاسی مصروفیت یا سرگرمی یا گفتگو کے قائل ہی نہیں رہے ؎

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم ٭ اب ہوئے خاک انتہا ہے یہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس احرار کا ارشاد ہے کہ ہم کسی ایسی تحریک میں حصّہ نہیں لے سکتے۔ جس میں انگریز سے کچھ طلب کرنا پڑے۔ یہ کانفرنسیں یہ آئین۔ یہ پارلیمنٹ۔ یہ اگزیکٹو کونسل سب دھوکا ہے، سراب ہے۔ ہم ان اُلجھنوں میں پڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ اکثریت کے اقتدار اور اقلیت کے تحفظ وغیرہ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ہم تو ایک ہی بات جانتے ہیں اور وہ ہے "حکومت الٰہیّہ" جس دن وہ قائم ہونے لگے گی۔ اس دن ہم بھی آن موجود ہوں گے۔ فی الحال تو ہمیں معاف ہی رکھیئے۔

گویا سیاسی تصوّف کے تمام منازل و مقامات طے کر لینے کے بعد اب احرار کرام "فنا فی اللہ" کے درجے پر فائز ہو چکے ہیں۔ پروگرام کوئی نہیں، سوائے اس کے کہ لوگوں میں حکومت الٰہیّہ کی تبلیغ کی جائے۔ اور جب پوچھیں کہ حکومت الٰہیّہ کیا ہوتی ہے۔ تو کچھ نہ بتایا جائے ؎

آں راز کہ در سینہ نہاں است نہ وعظ است ٭ بر دار تواں گفت بہ منبر نتواں گفت

ایک احراری لیڈر سے پچھلے دنوں بات چیت ہوئی۔ ہم نے کہا کہ آپ کچھ کرتے کراتے نہیں؟ کہنے لگے۔ کیا پوچھتے ہو۔ شہید گنج کے ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور نکالنے والا کوئی نہیں۔ ہم نے کہا۔ خاکساروں سے دوستی گانٹھی ہوتی۔ چار بیلچے والے آ جاتے سارا ملبہ اُٹھا کر پھینک دیتے۔ جواب ملا "خاکساروں سے ملنے کا نتیجہ تو یہ ہوتا کہ ملبے سے نکل کر خاک میں دب جاتے"۔ ہم نے کہا۔ تفنّن برطرف۔ اب احرار کو مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ اس عظیم الشان قومی جماعت میں آزادی کی روح کو تقویت دینا اشد ضروری ہے۔

یہ سن کر ہنس دیئے اور یہ کہہ کر رخصت ہوئے کہ ؎

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومن ٭ آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

چلتے چلتے ہم نے پوچھا بھی۔ کہ مومن سے مراد شیعہ ہے یا جلاہا؟ لیکن احراری بزرگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور حکومت الٰہیّہ کا وظیفہ پڑھتے ہوئے اپنے کنج عافیت کی طرف چل دیئے۔ اللہ اس جماعت پر رحم کرے۔ کبھی یہ پیکر عمل تھی۔ آج مجسّمہ جمود ہے ؎

عشق نے غالب نکما کر دیا ٭ ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

اضافہ حصہ آمد مکرمی حسام الدین صاحب کانپوالی نے پہلے ۱/۱۰ کی وصیت کی تھی۔ اب انہوں نے ۱/۹ حصہ آمد کی وصیت کر دی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا

سکرٹری بہشتی مقبرہ

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۵۰ منکہ محمد عبدالحی ولد محمد صالح صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازم سرکاری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن اڈیکمٹہ جامعہ عثمانیہ ڈاکخانہ جامعہ عثمانیہ ضلع اطراف بلدہ صوبہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد میں اس وقت پانچہزار کی قیمت کا ایک مکان ہے۔ جو متصل ریلوے سٹیشن جامعہ عثمانیہ اڈیکمٹہ حیدرآباد دکن میں واقع ہے۔ سامان و اسباب مالیتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ مجھے اس وقت نظام سرکار سے ماہوار ۲۶۴ کلدار سکہ عثمانیہ ملتے ہیں جس کا ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے ۲۶/۴ یا ۲۲/۶/۳ سکہ انگریزی ۲۲ رچندہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ مندرجہ بالا جائیداد مالیتی چھ ہزار روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۸ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہو گی۔ العبد محمد عبدالحی۔ گواہ شد: عبید اللہ الدین گواہ شد:- عطاء الرحمٰن۔

نمبر ۸۲۲۷ منکہ غوثیہ بیگم زوجہ محمد عبدالحی صاحب قوم شیخ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن اڈیکمٹہ جامعہ عثمانیہ ضلع اطراف بلدہ صوبہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد میں چار سو کا زیور اور حق مہر گیارہ سو روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں۔ مجھے ماہانہ میرے خاوند کی طرف سے پاندان کے خرچ کے لئے عنہ روپے ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۸ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مندرجہ بالا پندرہ سو روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہو گی۔ الامۃ:- غوثیہ بیگم۔ گواہ شد: محمد عبدالحی خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- عطاء الرحمٰن۔

نمبر ۸۵۴۴ منکہ سائراں بیگم زوجہ ملک بشیر احمد خان صاحب قوم گکھڑ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن چک ۸۹/۶-R ڈاکخانہ چک ۶۶ جی۔ ڈی ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد تین جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۲ تولہ ۳ ماشہ۔ اور لاکٹ طلائی ۲ تولہ چھ ماشہ اور دو سو چالیس روپے نقد میرے قبضہ میں موجود ہے۔ اس جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ حق مہر ۳۲/- روپے بذمہ خاوند ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر جائیداد مذکورہ بالا کے علاوہ مزید جائیداد میرے فوت ہونے پر ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ:- سائراں بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد بشیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد فضل کریم نائب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری۔

نمبر ۸۳۸۲ منکہ امۃ الحفیظ بنت غلام رسول صاحب قوم چغتائی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک ہزار مہر ہے جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ زیور۔ بالیاں چھاپ ہیں۔ اور مشین حکر ہے۔ جس کی قیمت اندازاً دو سو روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر جو مستقدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ۔ امۃ الحفیظ بیگم موصیہ۔ گواہ شد عطاء الرحمٰن چغتائی مولوی فاضل گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا احمدی و موصی۔

نمبر ۸۵۴۹ منکہ میاں عبید اللہ ولد مہردین قوم منہاس راجپوت پیشہ درزی عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل انب ڈاکخانہ امداس ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین رہن ۳۳۵/- روپے کی ہے۔ اور ایک عدد سنگر مشین قیمتی ۴۰/- روپے اور ایک عدد رہائشی مکان خام قیمتی ۸۰/- روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری موجودہ آمدنی مبلغ دس روپے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد:- عبید اللہ موصی ننگل انب۔ گواہ شد:- محمد صادق خان والا موصی گواہ شد۔ محمد شریف ولد میاں مغلا انبالہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت ضروری التماس

بعض احباب کے نام جن کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء کو ختم ہوتا ہے۔ وی۔ پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان کا اخلاقی **فرض** ہے کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں ——— عدم وصولی کی صورت میں دفتر کو بھی نقصان ہوگا — اور وہ خود

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور ملفوظات خطبات اور ارشادات سے محروم ہو کر

بڑا نقصان اُٹھائیں گے (مینیجر)

دُنیا میں ایسی کوئی جماعت نہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ مرنے کے بعد اس کے لوگ یقیناً جنّت کے وارث ہونگے سوائے جماعت احمدیہ

ثبوت از قرآن شریف

خدا تعالیٰ سورہ توبہ آیت ۱۱۱ میں فرماتا ہے ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جان و مال خرید لیا ہے اس کے بدلہ میں ان کے لئے جنّت ہے۔

خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جو ربانی مصلح مبعوث فرمایا ہے۔ اس کو الہاماً یہ بتلایا ہے کہ اس جماعت کے وہ لوگ خواہ مرد ہوں یا عورت اپنی جائداد و آمد کا کم از کم ۱/۱۰ اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصّہ وصیت کر کے دینی خدمات کے لئے دیں گے اور اپنی جان و مال سے اسلامی خدمت بجا لائیں گے ان کے لئے یقینی جنّت ہے۔

ثبوت از حدیث شریف

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ سب کی سب جہنم میں جائے گی۔ سوائے ایک کے اور جنتی فرقہ کی یہ علامت بتلائی کہ ما انا علیہ و اصحابی۔ یعنی وہ میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہوگا۔ آپؐ اور آپؐ کے اصحاب کا اصل کام تبلیغ اسلام تھا اس معیار کے مطابق اس زمانے میں تمام جہان میں اپنی جان و مال سے تبلیغ اسلام کرنے والا فرقہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ اس طرح خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام کے مطابق صاف ثابت ہے کہ جنتی فرقہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم جو جنتی راہ اختیار کرتے ہیں اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو صاف صاف سمجھا دینے پر بھی اس کے خلاف جہنمی راہ اختیار کرتے ہیں۔

مرنے کے بعد مذکورہ دو راہوں کے سوائے اور تیسری کوئی راہ نہیں۔ اس ربانی سلسلہ کی صداقت کے متعلق اُردو۔ انگریزی۔ گجراتی وغیرہ لٹریچر کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کو شروع سے یہ دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تعمیر مکانات کے متعلق ضروری امور قابل غور

۱۔ احباب اکثر مکان کی تعمیر بغیر تخمینہ لاگت لگائے شروع کر دیتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو روپیہ مکان کے لئے ان کے زیر نظر ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور تکمیل مکان کے لئے در بدر ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔

۲۔ اس قباحت سے بچنے کے لئے **رفیق اینڈ کو** نے ماہرین فن تعمیر کا انتظام کیا ہے۔ جو مکان کا نقشہ فن تعمیر کے جدید نظریوں کے پیش نظر تیار کر کے آپ کو تخمینہ لاگت کر دیں گے۔

۳۔ مکان صحت افزا، ہوادار اور کفایت شعاری کے اصولوں پر تیار ہوگا۔

۴۔ مشورہ مفت ہوگا

۵۔ نقشہ اور تخمینہ لاگت کے لئے واجبی اُجرت لی جاوے گی۔

۶۔ جو دوست مکان کمپنی کے زیر نگرانی بنانا چاہیں گے۔ یہ کام واجبی کمیشن پر کیا جائے گا ——!

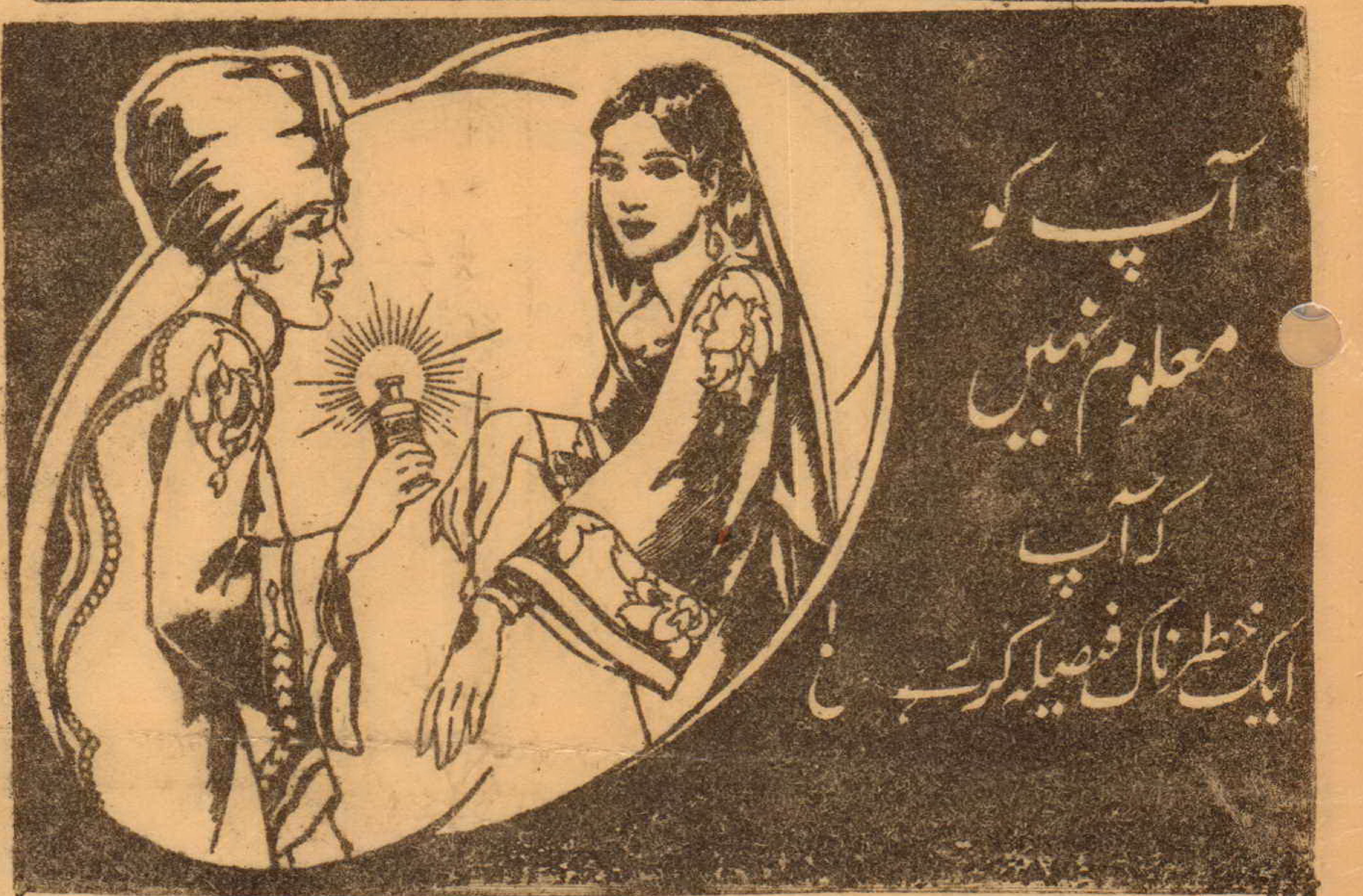

۱۹۰۴ء سے استعمال میں آ رہا ہے

اگر آپ اپنے جلدی روگوں کے لئے ———
سرجنوں اور جراحوں کے نشتر میں شفا ڈھونڈتے ہیں
سرخ سپید زرد اور سبز مرہموں میں تسکین ڈھونڈتے ہیں

آپ کو لازم ہے

کہ اپنی اوّلین فرصت میں مقامی دوافروش سے

ڈلروز طلب کریں

کیونکہ ڈلروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے تمام جلدی امراض سے نجات دلاتی ہے

قیمت

۱۲/ — ۲/ — ۸/

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی ایس آئی ڈلروز کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ جے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا۔ میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں مگر سب بے فائدہ۔ میں بمسرت کہتا ہوں کہ ڈلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا۔ جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

(ترجمہ انگریزی)

ہر مشہور دوافروش سے ملتی ہے

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز ڈلروز والا۔ فیروز پور روڈ لاہور (پنجاب)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۱۳ر جولائی۔ ایگزیکٹو کونسل کے لئے پینل داخل کرنے سے مسلم لیگ کے انکار کے بعد سے مایوسی کی جو فضا شملہ میں پیدا ہو گئی تھی۔ وہ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت سے پہلے کل صبح ایک انٹرویو میں ایک سرکردہ مسلم لیگی نے کہا۔ کہ صورت حالات مایوس کن ہے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے پھر ذکر کیا ہے۔ کہ ایران میں صورت حالات نازک ہو گئی ہے۔ ایک شخص ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ مزدوروں کو اجرتیں نہیں ملتیں۔ اور کسانوں کی زمینیں چھینی جا رہی ہیں۔

میونک ۱۳ر جولائی۔ ایک جرمن جنگی ہوائی جہاز کا پتہ چلا ہے۔ جس کے اگلے اور پچھلے حصوں میں پنکھے لگے ہوئے ہیں۔ اور جو آسانی سے اتحادیوں کے تیز سے تیز ہوائی جہاز کو پیچھے چھوڑ سکتا ہے۔ امریکنوں کے ایسے چالیس جہاز چالو حالت میں ہیں۔ امریکی ہوابازوں نے ان کا امتحان کیا ہے۔ اور ان کا خیال ہے۔ کہ اس جہاز کی رفتار معمولی حالت میں پچیس ہزار فٹ کی بلندی پر ۵۰۴ میل فی گھنٹہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ رفتار اس سے بھی زیادہ ہے۔

لاہور ۱۳ر جولائی۔ سونا ۸۷/۸ روپے چاندی ۱۳۸/- روپے۔ پونڈ ۵۲/- روپے

امرت سر ۱۳ر جولائی۔ سونا ۸۰/۴ چاندی ۱۳۸/- روپے پونڈ ۵۲/- روپے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ ۲۱ ویں برطانوی فوج کے ہیڈ کوارٹروں سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی میں جس قدر بھی سونا ملا ہے۔ اس پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ مختلف حکومتوں کے مطالبات کے ثابت ہونے کے بعد اس سونے کو تقسیم کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی تمام گمشدہ سونا برآمد نہیں ہوا۔

پیرس ۱۳ر جولائی۔ فرانسیسی وزیر داخلہ ایم۔ آڈرین ٹکسیر نے پیرس میں مشاورتی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے ٹریڈ یونین کے ایک ترجمان کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ الجیریا کے ماہ مئی کے فسادات میں ڈیڑھ اور دو ہزار کے درمیان الجیرین مسلمان مارے گئے۔

قاہرہ ۱۳ر جولائی۔ مصر کے تاجروں کو تنبیہہ کی گئی ہے۔ کہ روسی شہروں سے جرمنوں نے سونے اور چاندی کا جو قیمتی مال لوٹا تھا۔ وہ مصر کے بازاروں میں فروخت کے لئے لایا گیا ہے۔ مصری حکومت نے ایک بیان کے ذریعہ ایسے مال کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی ہے۔

انقرہ ۱۳ر جولائی۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت ترکی نے عام لام بندی کا اعلان کر دیا ہے۔ اور ۱۹۳۶-۳۷ء اور سنہ ۱۹ء کی فوجوں کو عملی خدمت کے لئے طلب کیا ہے۔

لاہور ۱۳ر جولائی۔ لاہور ہائی کورٹ ۲۰ر جولائی کو بند ہو کر یکم اکتوبر کو کھلے گا۔ مسٹر جسٹس مارٹن اور مسٹر جسٹس بھنڈاری بطور رخصتی جج کام کرینگے۔

شملہ ۱۳ر جولائی۔ آج سویرے مسٹر اچاریہ کرپلانی۔ بھولا بھائی پٹیل۔ ڈاکٹر خانصاحب اور مسٹر آصف علی نے مولانا آزاد سے غیر رسمی طور پر بات چیت کی۔ اس وقت مولانا کو وائسرائے کی طرف سے ایک چٹھی ملی۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ اس میں کیا لکھا تھا۔

واشنگٹن ۱۳ر جولائی۔ بھاری امریکن بمباروں نے مریانہ کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر خاص جاپان پر حملہ کیا۔ کل ۵۰۰ ½ سو بمباروں نے کیوشو اور شکوکو کے ہوائی اڈوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ ہمارے جہاز دشمن کے ہوائی اڈوں اور صنعتی ٹھکانوں پر برابر کئی روز سے حملے کر رہے ہیں۔

بورنیو میں آسٹریلین دستے اس ٹاپو کے مشرق میں اتر گئے ہیں۔ دوسرے دستے بالک پاپن سے ۸ میل دور رہ گئے ہیں۔

کانڈی ۱۳ر جولائی۔ ستانگ دریا کے کنارے ہمارے جہاز برابر جاپانی مورچوں پر بم برسا رہے ہیں۔ ہر روز درجنوں جاپانی کشتیاں ڈبو دی جاتی ہیں۔ جاپانی ایک گھیرے سے نکلنے نہیں پاتے۔ کہ دوسرے میں پھنس جاتے ہیں۔

واشنگٹن ۱۳ر جولائی۔ بھاری امریکن بمباروں کے حملے فارموسا کے صنعتی مراکز پر اور ہوائی اڈوں پر برابر جاری ہیں۔

شملہ ۱۳ر جولائی۔ آج تیسرے پہر صوبہ سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب اور صوبہ بہار کے کانگرسی لیڈر بابو راجندر پرشاد سے وائسرائے نے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد خان صاحب نے بتایا۔ کہ میں نے صوبہ سرحد کے معاملات کے متعلق گفتگو کی اور بابو راجندر پرشاد نے کہا۔ ہماری گفتگو صوبہ بہار کے معاملات کے متعلق تھی۔

شملہ ۱۳ر جولائی۔ آج پانچ بجے شام کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں اس بات پر غور کیا گیا۔ کہ لیڈروں کی کانفرنس میں کانگرس کی طرف سے کیا رویہ اختیار کیا جائے۔

کانڈی ۱۳ر جولائی۔ آج برما میں ستیانگ دریا کے موڑ کے علاقہ میں جاپانیوں کی سرگرمیاں کم ہو گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مکیشو کے مقام پر جاپانی اپنی فوجیں جمع کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ امریکہ اور برطانیہ نے ترکی اور روس کے جھگڑے کے سلسلہ میں ایک مشترکہ یادداشت روس کو روانہ کی ہے۔ جس میں اس امر کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ ترکی کی موجودہ حدود میں کسی ردّ و بدل کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ترکی کی موجودہ آزادی کو اسی صورت میں قائم رہنا چاہیئے۔ کیونکہ امریکہ اور برطانیہ کے مفاد اس امر کے متقاضی ہیں۔ لیکن سرکاری حلقوں سے ابھی اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

بارسلونا ۱۳ر جولائی۔ ہسپانیہ کے علاقہ المیرین پر غیب سے آتشیں بارش نازل ہو رہی ہے۔ مقامی باشندے حیران اور دہشت زدہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس عذاب کو "آگ کی بارش" کا نام دے رکھا ہے۔ سائنسدان جو اس عجیب واقعہ کی تفتیش کر رہے ہیں یقین رکھتے ہیں۔ کہ ان کھیتوں کی سطح پر ایسا لوہا موجود ہے۔ جو مقناطیسی خوبیوں کا مالک ہے۔ اور اس پر سورج کی کرنیں اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد یہ انعکاس سفید سطح کو اپنی گرفت میں لے آتا ہے۔ ہسپانیہ میں تین سال خشک سالی کا دور دورہ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ غیر معمولی خشک فضا کا آتشیں بارش سے کوئی تعلق ہو۔

پشاور ۱۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع ہزارہ کے ۱۶ سولہ دیہات کا ریونیو ریکارڈ جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ آگ لگنے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ مقامی پولیس اس سلسلہ میں تحقیقات کر رہی ہے۔ حکام اس ریکارڈ کو از سر نو مرتب کریں گے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ فلکیات کے ماہرین نے بمبار طیاروں کو ضروری سامان سے آراستہ کیا ہے اور سورج گرہن کا مشاہدہ کرنے کی غرض سے مصروف پرواز ہو گئے۔ اور دنیا میں پہلی مرتبہ اس واقعہ کی رنگین تصویریں حاصل کی گئیں۔

قاہرہ ۱۳ر جولائی۔ مصر کے وزیر مالیات نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہر قسم کی مصری کپاس کی قیمتوں میں دس فی صدی اضافہ کر دیا جائیگا۔ یہ تجویز منظوری کے لئے کاٹن کونسل کے روبرو پیش کی جائے گی۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بارہ لاکھ پچاس ہزار جرمن سپاہی اور افسر اس وقت اتحادیوں کی قید میں ہیں۔

نیویارک ۱۳ر جولائی برلن کے برطانی اور امریکن حکام کے مابین اس سوال کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے۔ کہ برطانی اور امریکی جرمن مقبوضہ علاقوں میں جو جرمن جرنیل گرفتار کئے گئے ہیں۔ انہیں ان کے خاندانوں سمیت چھوٹے چھوٹے گروہوں میں فاک لینڈ کے جزائر اور برطانی یو یو لڈ لینڈ میں جلا وطن کر دیا جائے۔

نیویارک ۱۳ر جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکی جنگی بیڑہ جاپان کے جنوبی ساحل کے قریب چکر لگا رہا ہے۔

گوام ۱۳ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۴ جولائی تک جاپان پر چار لاکھ ٹن وزن کے بم گرائے گئے ہیں۔

ٹوکیو ۱۳ر جولائی۔ ملایا سے جاپانی فضائی دستے منچوریا میں تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم جاپان نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہم ہتھیار نہیں ڈالینگے۔ بلکہ مانچوریا کو اڈہ بنا کر جنگ جاری رکھیں گے

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ سٹاک ہالم ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پانچ ماہ کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار کاریگروں انجنیروں اور مزدوروں کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔